© rasailojaraid.com

اشیاء کے اندر اباحت اصلیہ، حرمت اصلیہ، اور توقف کے مسئلے کا ایک تحقیقی جائزہ

ڈاکٹر سید نعیم بخاری
لیکچرر شعبہ اسلامیات سائنس اینڈ ٹیکنالوجی یونیورسٹی بنوں
و مدرس جامعہ عثمانیہ بنوں

نمبر شمار	ذیلی عنوانات	نمبر شمار	ذیلی عنوانات
۱	تمہید	۵	اقائلین حرمت
۲	اباحت اصلیہ کے قائلین اور ان کے دلائل	۶	قول فیصل
۳	مباح کی تعریف وتشریح	۷	مراجع ومصادر
۴	قائلین توقف		

تمہید:

جن اشیاء کے بارے میں قرآن وحدیث میں کوئی واضح حکم موجود نہ ہو جوان اشیاء کی حرمت، اباحت یا توقف کی صراحت کی ہو، بلکہ ان کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہو نہ تو انہیں حلال کہا گیا ہو اور نہ حرام، ایسے اشیاء کی حرمت و اباحت میں صحابہ کرام تابعین، اور فقہاء کرام کا اختلاف رہا ہے۔ بعض حضرات ایسے اشیاء کے بارے میں اباحت اصلیہ کے قائل ہیں۔ اور بعض فقہاء کرام حرمت اصلیہ کے قائل ہیں۔ جبکہ کچھ حضرات توقف کو حق مانتے ہیں۔

تمام حضرات اپنے اپنے مسلک پر بہت سارے دلائل رکھتے ہیں۔ جن کا ذکر آگے آرہا ہے۔

اس تحقیقی جائزہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلے حصے میں ان حضرات کے مسلک بمع دلائل کو بیان کیا جاتا ہے۔ جو اباحت اصلیہ کے قائل ہیں۔ دوسرے حصے میں ان حضرات کے مسلک کو بمع دلائل ذکر کیا جاتا ہے۔ جو توقف کے قائل ہیں۔

اور تیسرے حصے میں حرمت کے قائلین کے مسلک کو ذکر کیا جاتا ہے۔ اور سب سے آخیر میں قول فیصل کو بیان کیا جاتا ہے، اور کوشش یہی ہے کہ ہر بات دلیل کے ساتھ بیان کی جائے۔ اور آخر میں ترجیح مع راجح کی نشان دہی کی جائے۔

اباحت اصلیہ کے قائلین اور ان کے دلائل :-

مباح: سب سے پہلے اباحت کی تشریح کو ملاحظہ کرتے ہیں کہ اباحت کیا ہے۔ اور فقہاء کرام نے اباحت کی کیا تعریف بیان کی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مشہور محقق عالم دین محب اللہ بہاریؒ لکھتے ہیں۔

الا باحة حکم شرعی لانه خطاب الشرع تخیراً (۱)

اباحت حکم شرعی ہے کیونکہ اباحت شرع کا خطاب ہے۔جس میں کرنے اور نہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

علامہ ابن رشدؒ مباح کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ومخیر فیه وهو المباح"(۲)

جس کے کرنے اور نہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہو وہ مباح ہے۔

اسی طرح مباح کی تعریف ملا مبین شرح مسلم میں یوں کرتے ہیں۔

وحدالمباح ماأذن الشارع بالتخییر بین فعله وترکه (۳)

مباح کی ایک تعریف امام محمد بن الغزالی کرتے ہیں۔

وحدالمباح انه الذی ورد الاذن من الله تعالیٰ بفعله وترکه غیر مقرون بذم فاعله ومدحه ولابذمه تارکه ومدحه،(۴)

مباح کی تعریف یہ ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے کرنے اور چھوڑنے کا اذن دیا گیا ہو نہ تو اس کے کرنے والے کی مذمت اور تعریف ہو اور نہ چھوڑنے والے کی مذمت اور تعریف کی گئی ہو۔

جو حضرات اباحت اصلیہ کے قائل ہیں وہ اپنے اس مسلک کو اکثر حنفیہ وعلماء شوافع کا مسلک بتلاتے ہیں۔اور اُن کا کہنا ہے کہ جمہور یہ علماء اشیاء کے اندر اباحت اصلیہ کے قائل ہیں اور اپنے اس دعویٰ کے استدلال میں مشہور عالم دین ملا محب اللہ بہاری کی بے نظیر کتاب مسلم الثبوت کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔وہ فرماتے ہیں۔

"اماالخلاف المذکور بین اهل السنة الاصل الافعال الاباحة کماهو مختار اکثر الحنفیة والشافعیة" (۵)

بہر حال اہل سنت والجماعت کے درمیان جو اختلاف مذکورہ ہے کہ اصل اشیاء اور افعال میں اباحت ہے جیسا کہ اکثر حنفیہ وشافعیہ کا مختار مسلک ہے۔

اسی طرح مؤرخ اسلام محمد الخضر می بک لکھتے ہیں۔

"ذهب جمهور المجتهدین الی اصل الاباحة فی الاشیاء التی وصفنا ها قبل وهی مافیه نفع ولم یردعن الشارع فیه حکم" (۶)

جمہور مجتہدین ان اشیاء کے بارے میں جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے کہ ان میں صرف نفع ہو اور شارع سے ان کے بارے میں کوئی حکم وارد نہ ہوا اباحت کے قائل ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسی کی مزید وضاحت الشیخ محمد عبدالرحمٰن الحلادی الحنفی فرماتے ہیں۔

اعلم ان مالم یردفیه دلیل یخصه نوعه وقع فیه خلاف مذهب جماعة من الحنفیة والشافعیة وجمهور المعتزلة الی ان الاصل فیه الاباحة حتی یرد الشرع بالتقریر أو التغیر الی غیره.(۷)

''توجان لے کہ وہ اشیاء جن کے متعلق کوئی دلیل جوان کے ساتھ یا ان کی نوع کے ساتھ خاص نہ ہو وارد نہ ہو تو ان میں اختلاف واقع ہوا ہے حنفیوں اور شافعیوں اور جمہور معتزلہ کی ایک جماعت اس بات کے قائل ہیں کہ اصل ان میں اباحت ہے تاوقتیکہ کوئی حکم شرعی وارد نہ ہو جو اس کو ثابت رہنے دے یا بدل ڈالے۔

اسی اصول کی طرف مولانا اشرف علی تھانویؒ بھی اپنی کتاب طریقہ مولود شریف میں اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اصول شرعیہ میں سے اور نیز قواعد عقلیہ میں سے یہ امر مسلم ہے کہ جو فعل نہ مامور بہ ہو اور نہ منہی عنہ یعنی نصوص شرعیہ میں نہ اس کے کرنے کی ترغیب ہو اور نہ اس کے کرنے کی ممانعت ہو ایسا امر مباح ہوتا ہے۔(۸)

اسی طرح درالمختار جلد اول میں مذکور ہے۔

وصرح فی التحریر یان المختار ان الاصل الا باحة عند الجمهور من الحنفیة والشافعیة.(۹)

تحریر میں صراحۃً بیان فرمایا کہ پسندیدہ تر یہی قول ہے۔کہ جمہور حنفیہ وشافعیہ کے نزدیک اصل اشیاء میں اباحت ہے''۔

حصہ دوم:۔

قائلین توقف:۔

علماء کرام میں سے کچھ حضرات اشیاء کے اندر توقف کے قائل ہیں۔اوران کی سب سے مضبوط دلیل حضرت ابن عباسؓ کی وہ روایت ہے۔جومشکوٰۃ اور مسند احمد میں موجود ہے۔**قال رسول ﷺ الامر ثلثة، أمر بین رشده فاتبعه' وأمر بین غیه فاجتنبه وأمر اختلف فیه فکله الی الله عزوجل. (۱۰)**

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کام تین قسم کے ہیں،ایک وہ کہ اس کا ہدایت ہونا واضح ہو سو اس کی اتباع کرو اور دوسرا وہ کام ہے کہ اس کی گمراہی ظاہر ہو سو اس سے اجتناب کرو اللہ تیسرے وہ جس میں اشتباہ واقع ہو سو اس کا معاملہ خُدا تعالیٰ کے سپرد کر دو۔

اس روایت سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ جن اشیاء کے بارے میں اشتباہ واقع ہو۔یعنی ان کے بارے میں صراحۃ کوئی حکم نہ حلال کا موجودہ ہو اور نہ حرام کا بلکہ اس کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہو۔اس کے بارے میں توقف ہی بہتر ہے۔اور کرنا چاہیے۔اس روایت کے اس جملے **فکله الی الله** سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایسے معاملات کوخُداوند تعالیٰ کے سپرد کر کے اس میں توقف کرنا چاہیے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چنانچہ علامہ طیبی الحنفی لکھتے ہیں۔ "ومالم يثبت حكمه بالشرع فلا تقل فيه شيئاً فوّض أمره الى الله" (۱۱)

کہ جس چیز کا حکم شرع سے ثابت نہ ہو تو اس میں تم کچھ بھی نہ کہو اور اس کو اللہ کے سپرد کر دو۔

اسی طرح حضرت شیخ عبدالحق دہلوی فکلہ الی اللہ کی تشریح میں لکھتے ہیں۔

''پس بسپار او را بخدا و توقف کن دران'' (۱۲)

کہ سو اس کو خُدا تعالیٰ کے حوالہ کر دو، اور اس میں توقف کرو۔

ان تمام روایتوں سے یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ اشیاء کے اندر جن کا حکم شرع سے ثابت نہ ہو اس میں توقف ہی ہے اسی طرح ایک اور روایت میں ہے۔

ان الله فرض فرائض فلا تضيعو ها وحرم حرمات فلا تنهتكرو ها وحد حدود اً فلا تعتدوها وسكت عن اشياء من غير نسيان فلا تبحثوا عنها. (۱۳)

اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض متعین فرمائے ہیں اسوان کو ضائع مت کرو کچھ چیزوں کو حرام کر دیا ہے۔سوان کی پردہ دری مت کرو اور کچھ حدود مقرر کئے ہیں۔سوان سے تجاوز نہ کرو اور کچھ چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے بغیر نسیان کے سکوت کیا ہے سوان سے بحث مت کرو۔اس روایت سے بھی توقف کا معلوم ہونا اظہر من الشمس ہے۔اور یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ اشیاء میں توقف ہی اصل ہے۔اسی طرح علامہ امام علاء الدین محمد بن علی الحصکفی الحنفی تحریر فرمائے ہیں۔

"على ماهو المنصور من الاصل في الا شياء التوقف". (۱۴)

یعنی منصور کا مسلک یہ ہے کہ اصل اشیاء میں توقف ہے۔اس عبارت کی مزید وضاحت طوالع الانوار حاشیہ درمختار نے اسی طرح کی ہے۔

على ماهو المنصور المؤيد بالادلة القوية من ان الاصل في الاشياء التوقف فلا يعرف اباحة المباح الا بقوله وفعله عليه الصلوة والسلام (۱۵)

یعنی جس مسلک کی تائید قوی دلائل سے ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اصل اشیاء میں توقف ہے سومباح کی اباحت بھی جناب رسول کریم ﷺ کے قول وفعل کے سوا معلوم نہیں ہوسکتی۔

یہی مضمون درمختار پر طحطاوی کے حاشیہ میں بھی مذکور ہے اسی طرح تعلیقات شرح منار میں ہے۔

قال اصحابنا الاصل فيها التوقف الخ هذا أصح شئ عندى فى هذا الباب لان التوقف اصل التقوىٰ فى الامر المسكوت عنه وهو مذهب ابى بكر وعمر، وعثمان واشباهم من الصحابه. (۱۶)

اور ہمارے اصحاب فرماتے ہیں کہ اصل اشیاء میں توقف ہے اور اس باب میں میرے نزدیک صحیح ترین قول یہی ہے۔کیونکہ جس کے بارے میں شریعت کی طرف سے سکوت ہو اس میں توقف ہی اصل تقویٰ ہے اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر، اور حضرت عثمان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اوران جیسے دیگر جلیل القدر صحابہ کرام کا یہی مذہب ہے۔

اس عبارت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ خلفائے راشدین میں تین حضرات اوراسی طرح دیگر جلیل القدر صحابہ کرام کا مسلک یہ ہے کہ اصل اشیاء میں توقف ہے۔

صاحب درمختار نے بالکل واضح انداز میں یہ لکھا ہے۔

والصحیح من مذهب اهل السنة ان الا صل فی الاشیاء التوقف ولاباحة رای المعتزلة. (۱۷)

اہل سنت والجماعت کا صحیح مذہب یہ ہے کہ اصل اشیاء میں توقف ہے اور اباحت کا قول معتزلہ کا خیال اور رائی ہے۔

اسی طرح علامہ محمد امین المعروف بہ امیر بادشاہ التحریر کی شرح التیسیر میں ارقام فرماتے ہیں۔

الوقف وهوقول بعض الحنفية منهم ابو منصور ماتریدی وصاحب الهداية وعامة اهل الحديث ونقل عن الاشعرية . (۱۸)

توقف کا مذہب بعض حنفیوں کا مذہب ہے جن میں امام منصور ماتریدی اور صاحب ھدایہ بھی ہیں اور اکثر محدثین کا بھی یہی مذہب ہے اور یہی اشعریہ کا مذہب نقل کیا گیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ احناف کے علم کلام میں مسلّم امام ابو منصور ماتریدی کا اور صاحب ھدایہ کا مسلک بھی توقف کا ہے۔

اصل فقہ کی مشہور کتاب کشف میں مذکور ہے۔

وقال الاشعرية وعامة اهل الحديث انهاعلى الوقف الى ان قال والىٰ هذا مال الشيخ ابو منصور الى الاان قال ووجه قول الواقفية ان الحرمة اوالاباحة لاتثبت الا بالشرع فقبل ورده لايتصورواحدة منها فلايحكم فيها بحظرو لااباحة. (۱۹)

اور اشاعرہ اور عام محدثین یہ فرماتے ہیں کہ اصل اشیاء میں توقف ہے۔ اور اسی قول کی طرف شیخ ابومنصور ماتریدی مائل ہوئے ہیں۔ اور توقف کرنے والوں کی دلیل یہ ہے کہ حرمت یا اباحت بغیر شرع کے ثابت نہیں ہوسکتی، تو شرع کے وارد ہونے سے پہلے ان میں سے کسی ایک کا ثبوت کیسے متصور ہوسکتا ہے۔ سوان اشیاء میں نہ تو حرمت کا حکم لگایا جاسکتا ہے۔ اور نہ اباحت کا یہ تمام حضرات توقف کے قائل ہیں۔

حصہ سوم:۔

قائلین حرمت:۔

وہ حضرات جو اشیاء کے اندر حرمت کے قائل میں ان کے استدلات درج ذیل ہیں۔ ان قائلین میں سے صحابہ کرام کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اندر حضرت علیؓ اور تمام اہل بیت، اور اہل کوفہ، امام ابو حنیفہ ایسے اشیاء کے اندر حرمت کے قائل ہیں۔

جیسا کہ بحوالہ الجنہ، شرح منار میں مذکور ہے۔

"والصحیح ان الا صل فی الافعال التحریم وھومذھب علی وائمہ اھل البیت ومذھب الکو فیین منھم ابو حنیفہؒ " (۲۰)

اور صحیح بات یہ ہے کہ اصل افعال میں حرمت ہے اور یہی حضرت علی اور ائمہ اہل بیت اور اہل کوفہ کا مسلک ہے اور یہی حضرت امام ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے۔

اسی طرح شیخ احمد المعروف بر ملاجیون الحنفیؒ لکھتے ہیں۔

ان الاصل فی الاشیاء الا باحۃ کی ھو مذھب طائفۃ بخلاف الجمھور فانا عند ھم الاصل وھوالحرمۃ الی ان قال وعند الشافعیؒ الاصل ھوا لحرمۃ فی کل حال. (۲۱)

کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے جیسا کہ ایک گروہ کا مسلک ہے جمہور اس کے مخالف ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اصل اشیاء میں حرمت ہے اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اصل اشیاء میں بہر حال حرمت ہے، اصول فقہ کا مشہور قاعدہ ہے کہ جہاں مبیح اور محرم دونوں جمع ہو جائیں تو محرم پر عمل کیا جائے گا۔

اس اعتبار سے بھی اشیاء کے اندر حرمت اصلیہ یہی اصل ہے اس طرح مولانا عبدالحلیم صاحب لکھنویؒ فرماتے ہیں۔

وھذا ای ان الخاظر والمبیح اذا اجتمعا یعمل بالحاظر. (۲۲)

اور اصل یہ ہے کہ جب محرم اور مبیح دونوں جمع ہو جائیں تو محرم پر عمل کیا جائیگا۔

قول فیصل:۔

جو علماء کرام اباحت اور توقف کے قائلین ہیں، وہ بھی کھلی طور پر ہر چیز میں اباحت اور توقف کے قائل نہیں بلکہ ان کے اندر تفصیل بیان کرتے ہیں۔ مثلاً افعال اور اشیاء کے درمیان فرق کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ اسی طرح اموال اور نفوس میں بھی فرق کرتے ہیں۔

چنانچہ ملا محب اللہ صاحب اس کی تفصیل یوں بیان کرتے ہیں۔ **واما الخلاف المذکور بین اھل السنتہ ان اصل الافعا ل الاباحۃ کما ھو مختار اکثر الحنفیۃ والشافعیہ او اصلھا الحظر کما ذھب الیہ غیرھم وقال صدر الاسلام الاباحۃ فی الاموال والحظر فی الا نفس. (۲۳)**

بہر حال اہل سنت والجماعت کے درمیان جو اختلاف مذکور ہے۔ کہ اصل اشیاء اور افعال میں اباحت ہے جیسا کہ اکثر حنفیہ اور شافعیہ کا مختار مسلک ہے یا اصل ان میں منع ہے جیسا کہ دوسرے علماء کا مسلک ہے امام صدر الاسلام نے یوں تطبیق دی ہے کہ اموال میں اباحت اصل ہے اور نفوس میں حظر اور منع اصل ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس عبارت سے یہ بات واضح ہوئی کہ تمام اشیاء میں نہ تو اباحت ہے اور نہ توقف ہے بلکہ ان کے قائلین بھی نفوس کے اندر حرمت کے قائل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امور تعبدیہ کو اس بحث میں نہیں لاتے۔

اسی طرح علامہ ابواسحاق شاطبی غرناطی لکھتے ہیں۔

ولا يصح ان يقال فيما فيه تعبد انه مختلف فيه على قولين هل هو على المنع ام هو على الاباحته بل هو امر زائد على المنع ان التعبدیات انما وضعها الشارع فلا يقال في صلوٰة سادسة مثلاً انها على الاباحه فللمكلف وضعها على احد القولين ليتعبد بها لله لانه باطل باطلاق. (۲۴)

امور تعبدیہ کے متعلق یہ کہنا درست نہیں ہے کہ ان کے بارے میں بھی اختلاف ہے کہ آپ ممنوع الاصل میں یا مباح الاصل ہیں کیونکہ امور تعبدیہ کو تو شرع ہی نے مقرر کیا ہے۔ فرض کیجئے کہ اگر کوئی شخص چھٹی نماز ادا کرے تو اس کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اباحت اصلیہ کے قول کی بناء پر مباح اور جائز ہے اور مکلّف کو اس کی ایجاد کا حق ہے کیونکہ یہ مطلقاً باطل ہے۔

اس عبارت یہ معلوم ہوا کہ جس عمل مشروع کا فعل یہ ترک کی صورت میں شریعت نے ایک معیار قائم کر دیا ہے تو اس میں اپنی مرضی اور خواہش سے کوئی زیادتی یا کمی کرنا مردود ہوگا اور اس زیادتی کی وجہ سے کبھی تو سرے سے عمل ہی مردود ہو جائے گا اور کبھی اس پر ثواب نہیں ملے گا۔ اسکے علاوہ اکثر شافعیہ کا اباحت اصلیہ کے بارے میں جو مختار قول ہے۔ وہ حدود شرع سے قبل کے متعلق ہے۔ اور ورود شرع کے بعد وہ اباحت اصلیہ کے ہرگز قائل نہیں ہیں۔ جیسا کہ البدائع الصنائع اور تلویح توضیح میں مذکور ہے۔

چنانچہ علامہ عبدالعلی بحرالعلوم الحنفی اس کی مزید وضاحت یوں بیان کرتے ہیں۔

يظهر من تتبع كلامهم ان الخلاف قبل ورود الشرع. (۲۵)

علماء کے کلام میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اختلاف ورود شرع سے قبل کا ہے۔ اس تمام تفصیلی بحث سے یہ بات واضح ہوئی کہ اصلی اشیاء میں اباحت وحرمت اور توقف کے بارے میں فقہاء اسلام اور علماء اُمت کا اختلاف ہے۔

البتہ توقف اور حرمت کے دلائل قوی ہیں۔ اباحت اصلیہ کے قائلین بھی موقع بموقع اپنے اس مسلک سے کبھی اشیاء اور افعال میں فرق بتلاتے ہیں اور کبھی اس سے امور تعبدیہ کو نکالتے ہیں۔ لہٰذا ان کے سے یہ معلوم ہوا کہ ان کا اباحت والا مسلک راجح نہیں ہے۔ البتہ توقف اور حرمت میں، حرمت کے قول کو لینا زیادہ اُتقیٰ ہے تا کہ شک وشبہ کی گنجائش ہی باقی نہ رہے۔ واللہ اعلم بالصواب

حوالات جات :-

(۱) مسلم الثبوت از الشیخ محب اللہ بہاری حنفی ۱/۴۵، مکتبہ قاہرہ مصر، بلاسن۔

(۲) بدایۃ المجتہد از علامہ ابن رشد، ۱/۴، المکتبہ المصطفیٰ البابی الحلبی بلاسن

(۳) شرح مسلم، از ملامبین، ۱/۸۵، مکتبہ المجیدی کان پور بلاسن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۴) المستصفیٰ از امام محمد الغزالی ، ۲۲/۱ ، المکتبہ التجاریہ مصطفی محمد مصر ۱۳۵۸ ھ
(۵) مسلم الثبوت ، ۲۲/۱
(۶) اصول الفقہ از محمد الخضرمی بک ، ۳۴۴/۱ ، جامعتہ المدینہ المنورۃ الاسلامیہ بلاسن
(۷) تسہیل الوصول از الشیخ محمد بن عبدالرحمن المحلادی الحنفی ۲۷۰/۱ ، الاستقامۃ القاھرۃ ۱۳۵۲ھ
(۸) طریقہ مولود شریف از مولانا اشرف علی تھانوی ، ۳/۱، مکتبہ تھانوی کراچی بلاسن
(۹) درالمختار ، از علامہ ابن عابدین ، ۲۸/۱ ، ایچ ، ایم ، سعید کمپنی ، کراچی بلاسن
(۱۰) مشکوۃ المصابیح از محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی ، ۹۹/۱، حدیث نمبر ۱۸۳ ، دارالفکر بیروت ۱۹۹۱م
(۱۱) شرح طیبی ، از شرف الدین حسین بن محمد الطیبی ، ۳۴۵/۱، کتاب الایمان ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ کراچی ۱۴۱۷ھ
(۱۲) اشعۃ اللمعات ، شیخ عبدالحق دھلوی ، ۹۷/۱، مکتبہ مشی نول کشور لکھنو ۱۳۵۴ھ
(۱۳) مشکوۃ المصابیح ، ۹۹/۱، حدیث ۱۸۳
(۱۴) درالمختار ۲۰/۱
(۱۵) درالمختار ۲۰/۱
(۱۶) الجنۃ، مولانا عبدالغنی ، ۱۶۵/۱ ، مکتبہ البنوریہ کراچی ۱۳۹۸ھ
(۱۷) درالمختار مجتبائی ، ۴۲۵/۱
(۱۸) التیسیر ، از محمد بن امین المعروف بہ امیربادشاہ ، ۱۶۷/۱ مکتبہ مصطفی البابی الحلبی مصر ۱۳۵۰ھ
(۱۹) کشف الاسرار ، شیخ عبدالعزیز البخاریٰ ، ۹۵/۳ ، المکتبہ الصنائع مصر ، ۱۳۶۰ھ
(۲۰) الجنہ ، ۱۶۰/۱
(۲۱) تفسیرات احمدیہ : از ملاجیون احمد ، ۶/۱ ، مکتبہ علمی عبدالحلیم دھلی ۱۳۴۹ھ
(۲۲) قمرالاقمار : از مولانا عبدالحلیم ، ۲۰۱/۱، مکتبہ علمی عبدالحلیم دھلی ۱۳۴۹ھ
(۲۳) مسلم الثبوت ، ۲۲/۱
(۲۴) الاعتصام : از علامہ ابواسحاق شاطبی غرناطی ، ۳۰۱/۱ ، دارالمعرفہ بیروت ۱۴۰۵ھ
(۲۵) فتح الرحموت ، مولانا عبدالعلی ، ۴۹/۱ ، دار احیاء التراث ، بیروت ۱۴۱۸ھ

© rasailojaraid.com